

سَمَاءُ الْجَمَلِ الرَّحِيمِ

رسالہ حقوق

کا ترجمہ مع شرح

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

پیش کردہ الحاج سید غلام نقی رضوی

پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

(۲۶۹ بریٹوروڈ - کراچی فون ۲۳۲۳۵۴)

رِسَالَةُ الْحَقِّ

کاترجمہ مع شرح

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

پیش کردہ: سید غلام نقی رضوی

پاک محرم ایجوکیشن ریسٹ (رجسٹرڈ)

(۲۷۹ - بریٹو روڈ - کراچی - فون: ۷۲۳۲۳۵۴)
* * ۱۲ دسمبر ۱۹۹۹ء جمعہ ۱۱ شعبان ۱۴۱۸ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِبْتَدَاءِیَّہ

حضرت امام علیؑ ابن الحسینؑ ملقب بزمین العابدین
نے ۱۵ جمادی الاول ۳۵ھ کو مادر گرامی جناب شہر بانوؑ
کی آغوش مبارک میں آنکھیں کھولیں۔ مدینہ منورہ میں آپ کی
ولادت ہوئی۔

ماہِ رجب ۳۶ھ میں اپنے والد گرامی حضرت امام حسینؑ علیہ السلام
کے ساتھ مدینہ سے کربلا کا سفر اختیار کیا۔ کربلا پہنچ کر آپ
بہ سببِ علالت معرکہ کربلا میں شرکت نہ کر سکے۔ لیکن بعد
شہادتِ امام حسینؑ قافلہٴ حسینی کو لیکر کوفہ و شام کے سخت
ترین مراحل صبر و استقامت کے ساتھ طے کیے۔ شام سے
رباطی کے بعد کربلا اور پھر مدینہ منورہ تشریف لائے اور
گوشہٴ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے جدِ نامدار جناب رسولِ خداؐ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے آثار میں سے ایک بڑی قیمتی چیز جو باقی رہ گئی وہ آپ کا رسالہ حقوق ہے۔ اس رسالے کو ابن شبعۃ الحرانی نے اپنی کتاب "تحف العقول" میں تفصیل کے ساتھ اور شیخ صدوق نے "مَنْ لَا يَحْفَظُهُ الْفَقِيه" خصال اور "امالی" میں قدرے اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

"رسالہ حقوق" کا ترجمہ (مع شرح) قارئین کرام کی خدمت میں "پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ" کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم بارگاہِ خداوندی میں دستِ بڑعاء ہیں کہ "اے ہمارے پالنے والے مالک! ہم سب کو اس "رسالہ حقوق" کے فرامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، تاکہ تیری رضامندی حاصل کر سکیں اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے قلبِ مبارک کو خوشنود کر سکیں۔ آمین یا رب العالمین *



کی شریعت اور اللہ جلّ شانہ کے دین کی نشر و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔

شیخ ابو جعفر طوسی نے اپنی کتاب "رجال" میں: "ایک سو ستر افراد جنہوں نے امام اصحاب امام یا ان لوگوں سے کہ جنہوں نے امام ۴ سے احادیث نقل کی ہیں، کا ذکر کیا ہے۔

شہادتِ امام ۴

جیسا کہ مشہور ہے کہ ۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ کو ۵۷ سال کی عمر میں امام زین العابدین علیہ السلام نے شہادت پائی۔

ظالم و جابر اموی بادشاہ ولید بن عبد الملک کے حکم سے خونخوار ہشام بن عبد الملک نے آپ کو زہر دیا اور آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ جنت البقیع میں حضرت امام حسنؑ کے پہلو دفن کیے گئے۔

”ترجمہ و شرح“ رسالہ حقوق

حق خدا : خداوند عالم کا حق اُس کے بندوں پر یہ ہے کہ اُس کی عبادت کریں اُس کے سوا کسی کو بھی معبود قرار نہ دیں (کیونکہ سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ لوگ اپنے نفس کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔ پھر جو حکم اُن کا نفس دیتا ہے اُس پر عمل کرتے ہیں، اور خدائے تعالیٰ کے حکم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ مثلاً اذان شروع ہوئی، لوگ اپنی باتوں میں مصروف رہے۔ موزن نے اذان کے اٹھارہ یا عموماً بیس کلمات ادا کیے لیکن نفس پرست اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ کیونکہ نفس یہ کہتا ہے کہ ابھی ضروری نہیں ہے کہ فوراً نماز کے لیے جائیں بلکہ ابھی بہت وقت باقی ہے کسی وقت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ پتہ چلا کہ یہاں پر

نفس کا فرما تھا خدا کا فرما نہیں تھا۔ اسی بات کو خدا نے قرآن میں اِن الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ: اَرَوْنٰتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَهُ هَوٰهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ؕ (سُورَةُ الْفُرْقَانِ آیت ۲۴) یعنی: (اے میرے جیب!) کیا آپ نے اُسے دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟ پھر بھلا آپ اُس کی طرف سے اُس کے وکیل/کارساز یا شفاعت کرنے والے، کیونکر ہو سکتے ہیں)

::

اسی بنا پر اللہ نے کلمہ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اِلٰہ پہلے کہلویا، تاکہ سارے معبودوں سے بیزاری اختیار کر لے پھر کہے اِلَّا اللّٰهُ۔ ورنہ اُس کلمہ گونے اپنے اصل معبود کو معبود قرار نہیں دیا بلکہ اُس کا معبود وہی ہے جس کی اطاعت کرتا نظر آتا ہے، اگر خلوص سے خدا کی عبادت کر نیگے تو وہ اُن کی دنیا و آخرت دونوں کو سنوار دے گا۔

حق نفس : نفس کا حق انسان پر یہ ہے کہ اُس کو خداوندِ عالم کی عبادت میں لگاؤ۔

(اور اُس سے ایسا سخت کام نہ لو کہ جس کی وجہ وہ اُس سے بیزار ہو جائے۔ کیونکہ امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا کہ: ”دل کبھی مائل اور کبھی اُچاٹ ہو جاتے ہیں۔ لہذا جب مائل ہوں، اُس وقت اُنھیں مستحبات کی بجائے پُر آمادہ کرو اور جب اُچاٹ ہوں تو صرف واجبات پر اکتفا کرو۔“

* دوسری جگہ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ”قُلُوبُ الرِّجَالِ وَحُشِيَّةٌ فَمَنْ تَأَلَّفَهَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهِ“ یعنی: لوگوں کے دل صحرائی جانور (کے مثل ہوتے) ہیں جو اُن کو سدھاتے گا، اُس کی طرف مچکیں گے۔“

حق زبان : زبان کا حق انسان پر یہ ہے کہ وہ اُس کو بُرائی اور بیہودہ گوئی سے روکے اچھی باتوں کے لیے اُسے استعمال کرے

اور ایسی بات نہ کہے کہ جس میں کوئی فائدہ نہ ہو لوگوں کے ساتھ نیکی اور خوبی کا سلوک کرو۔ (کیونکہ امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا کہ: ”منافق کی زبان اُس کے دل کے آگے اور مومن کی زبان اُس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔ کیونکہ منافق بے سوچے سمجھے جھٹ سے ایسی بات کہہ دیتا ہے جو کسی کو بُری لگے لیکن مومن سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے۔“

* اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِمْرُءٌ يَقُولُ مَا لَا تَفْعَلُونَ هَ كِبْرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ“ (سورۃ الصف آیت ۲-۳)

یعنی: ”اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر تم خود عمل نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بات نہایت بُری اور ناپسندیدہ ہے کہ تم زبان سے وہ کچھ کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔“

حق چشم : یعنی آنکھ کا بھی حق ہے، وہ یہ ہے کہ اُس کو حرام چیزوں کی طرف نہ دیکھنے دو (یعنی کسی نامحرم عورت یا مرد کو نہ دیکھو۔ ایک دفعہ اگر اچانک نظر پڑ جائے تو دوبارہ نہ دیکھو اور نظریں جھکا لو) اور عبرت انگیز مناظر دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ (یعنی کسی عجیب الخلق انسان کو دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرو کہ پالنے والے میں ایسا نہیں ہوں۔ میرے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے نہیں ہیں میرے جسم کے تمام اعضاء درست اور سالم ہیں، دونوں آنکھیں، کان وغیرہ صحیح ہیں۔ کسی فٹ ہاتھ پر سونے والے کو دیکھو تو شکر یہ ادا کرو، کہ ہمارے پاس کم از کم معمولی سا مکان تو ہے، کسی بھوکے کو ہوٹل کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھو (کہ جو اس بات کا منتظر ہے کہ کوئی ہمیں کھانا کھلا دے) شکر یہ ادا کرو اور اُس سے عبرت حاصل کرو کہ ہم ایسے نہیں ہیں۔ عزت کے ساتھ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے اہل و عیال کے ساتھ حلال کا کھانا کھاتے ہیں۔)

حق گوش : کان کا حق یہ ہے کہ کسی کی غیبت نہ سنو، بلکہ اُس کو تمام حرام چیزوں (غنا و موسیقی۔ گانے بجانے) وغیرہ سے محفوظ رکھو اور اُس کو مواظظ حسنہ، ذکرِ خدا و رسول اور ائمہ طاہرین سننے کے لیے استعمال کرو۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) یعنی: جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کو خاموشی سے سنتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (یا رحمت نازل کی جائے) * امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ”جب کوئی بات سنو تو جھٹ سے اُس پر عمل نہ کرو جب تک اس کی تحقیق و تصدیق نہ کر لو۔“ پھر فرمایا: ”جب کوئی حدیث سنو تو اُسے عقل کے معیار پر پرکھ لو، صرف نقلِ الفاظ پر بس نہ کرو کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں اور اُس میں غور و فکر کرنے والے کم ہیں۔“

حق پا : (پاؤں کا حق) یہ ہے کہ حرام جگہوں پر مت جاؤ، بلکہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہو اور اس بات سے ہوشیار رہو کہ کوئی تمہیں صراطِ مستقیم سے منحرف نہ کرنے پائے۔

(حرام جگہوں سے مراد یہ ہے کہ ایسے مقام پر نہ جاؤ جن کے بارے میں اللہ نے منع فرمایا ہے۔ اُس طرف قدم مت بڑھاؤ جہاں گناہ سرزد ہونے کا اندیشہ ہے، کسی کو قتل کرنے، کسی کا مال لوٹنے، کسی کی حق تلفی کرنے یا حرام کی روزی حاصل کرنے کے لیے اپنے پاؤں کو آگے نہ بڑھاؤ۔ کیونکہ کل قیامت کے روز یہی اطاعت گزار اور فرماں بردار پاؤں آپ کی مخالفت میں اللہ کے سامنے گواہی دیں گے۔ فرمایا: "وَتَشْهَدُ أَرْجُلُكُمْ بِنَا كَانُوا يَكْسِبُونَ" (سورۃ یس آیت)

یعنی: "اور اُن کے پاؤں اُس کی گواہی دیں گے جو کچھ انھوں نے اُن کے ذریعے کمایا ہوگا" (اُس نیک کاموں میں قدم بڑھاؤ۔)

حق دست : (ہاتھوں کا حق) یہ ہے کہ اُن سے فعلِ حرام انجام نہ دو۔

(حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔")

(اور قیامت کے دن یہی ہاتھ ہماری ساری رُوداد اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے بیان کر دیں۔ جن کو حقیقت

ہم بظاہر اپنے ہاتھ کہتے ہیں، یہ بھی لو اپنے نہیں ہیں اصل میں یہ اللہ تعالیٰ کے لاؤ شکر ہیں جو دنیا میں تمہارے فرمانبردار

اور اطاعت گزار ہیں۔ چاہے کسی پران سے بندوق چلا کر قتل کر دو، یا کسی دکھی کی مدد کرو۔ لیکن ہاتھ منع نہ کریں گے

جناب امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: "أَعْضَاءُكُمْ شُھُودٌ وَ جَوَارِحُكُمْ جُنُودٌ" یعنی: تمہارے ہی اعضاء

اُس کے سامنے گواہ بن کر پیش ہوں گے اور تمہارے ہی ہاتھ پاؤں اُس کے شکر ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: نَكَلِمُنَا

أَبْدُ نَحْمُ: اُن کے ہاتھ ہمیں (سب کچھ) بتا دیں گے۔)

* پھر ارشاد ہوا: "إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ سَعِيرًا" (سورۃ نساء آیت ۱۰)

یعنی: "وہ لوگ جو ظلم کر کے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں اس کے سوا نہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں آگ (جہنم کی) بھرتے ہیں، اور وہ جلد ہی واصل جہنم ہوں گے۔" (سود کھانے کی ممانعت)

* ارشاد ہوا: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ تَفْسَحُونَ" (یعنی: اے ایمان والو! دو گنا، چو گنا بڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کو (جہنم سے) نجات حاصل ہو۔"

* پھر فرمایا: "اے ایمان والو! حلال چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں بطور رزق عطا فرمائی ہیں اور (کھا کر) اللہ کا شکر ادا کیا کرو، اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔" (بقوہ ۱۷)

* مردار نہ کھاؤ، اور جس جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح نہ کیا ہو، وہ بھی حرام ہے۔

حق شکم: (پیٹ کا حق) یہ ہے کہ اس کو حرام چیزوں سے پر نہ کرو۔ اور ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔

(کیونکہ جو لوگ حلال رزق حاصل کر کے ضرورت سے زیادہ بھوکے، دُور روٹیوں کی اور کھالی جاتیں نین روٹیاں تو نتیجہ سب کو معلوم ہے) (بدبھمی اور حکیم ڈاکٹر) اسی لیے امیر المومنین علیؑ سلام نے فرمایا کہ: "اتنا کھانا کھاؤ کہ بھوک بھی مٹ جائے اور پیٹ بھرا ہو ابھی محسوس نہ ہو۔ کھانے کے بعد پانی کی جگہ معدے میں چھوڑ دو۔" تاکہ سُستی پیدا نہ ہو۔ شکم پُری کے بعد سُستی پیدا ہونا لازمی ہے اور صحت کا راز یہ ہے کہ (کم خوردن، کم خفتن، کم گفتن) کے متوالے پر عمل کرتے رہو۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے لوگو! جو کچھ بھی زمین میں حلال اور پاک (روزی) ہے، اُسے کھاؤ اور (حرام چیزیں کھا کر) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، بیشک وہ تو تمہارا کھانا کھلا دشمن ہے۔"

حق عورت : (شرمگاہ کا حق) یہ ہے کہ اُس کو زنا، فحشا اور منکر سے محفوظ رکھو۔

(قرآن مجید میں زانی مرد اور زانیہ عورت کے لیے بہت ہی سخت سزا آئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ: "الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْ كُمرَ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ه" (سورۃ آیت ۲۴)

یعنی: "زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد، ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو (سوا) کوڑے مارو اور اگر تم خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکمِ خدا کے نافذ کرنے میں تم کو ان کے بارے میں کسی طرح کا رحم و ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے۔ اور ان دونوں کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے۔"

حق نماز : "نماز کا حق یہ ہے کہ یہ جان لو کہ نماز خداوندِ عالم کے حضور میں حاضری ہے۔ خداوندِ عالم کی عظمت و جلالت کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور جب تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا تو تم اس طرح سے کھڑے ہو گے کہ جس طرح سے ایک معمولی سا غلام ایک عظیم ترین بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وقت تمہاری تمام تر توجہ اُس مالکِ حقیقی کی طرف ہی ہوگی۔"

(خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ: "يٰۤاٰدَمُ خُذْ زِينَتَكَ مَعَكَ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ..." (سورۃ الاحقاف) یعنی: "اے آدمؑ کے بیٹو! ہر نماز کے وقت بن سنور کے نکھر جایا کرو۔"

امام حسین علیہ السلام نماز کے وقت بہت ہی نفیس کپڑے زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ جب کسی نے دریافت کیا کہ اس زینت کا کیا سبب ہے؟ تو آپؑ

☆ سرکار رسالت م نے فرمایا: "اے ابوذر نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال کیا کرو کہ میں خداوند عالم کے سامنے کھڑا ہوں اور اُسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔"

☆ حضوری قلب کے لیے یہ ضروری ہے نماز پڑھتے وقت جو سورۃ پڑھ رہے ہو اُس کے معانی کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔

نماز اطمینان اور اہتمام سے پڑھنی چاہیے۔ نماز کو جلدی جلدی نہ پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ امیر المومنین ؑ نے فرمایا: "مومن نماز کو اطمینان سے پڑھتا ہے اور منافق نماز کو جلدی جلدی پڑھتا ہے۔"

☆ حدیث میں ہے کہ "نماز مومن کی معراج ہے" معراج اور بلندی حاصل کرنے کے لیے جو اہتمام بھی نمازی کرنا چاہے وہ کرے۔ رکوع و سجود کے اذکار پر توجہ دے اور قنوت میں مختلف دعائیں پڑھے۔

فرماتے ہیں کہ: "إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ" یعنی: - اللہ تعالیٰ خود حسین و جمیل ہے اس لیے وہ زینت و جمال کو پسند فرماتا ہے۔"

یوں بھی اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے کہ اُس نے ہمیں اچھے لباس کے مہیا کرنے کی توفیق عطا فرمائی، مال عطا فرمایا، اُس مال سے اپنی مالی حیثیت کے مطابق لباس نہ پہنیں۔ یا اگر عمدہ لباس پہن بھی لیں تو صرف گھر سے باہر جانے ہی میں استعمال کریں۔ اپنے دفاتر جاتے وقت، کسی شادی یا دیگر محافل میں تو عمدہ لباس زیب جسم کریں لیکن جس اللہ نے یہ سب کچھ عطا فرمایا جب اُس کی بارگاہ میں حاضری دیں تو گھر میں پہنتے والے میلے یا گھٹیا کپڑے پہنیں۔ کچھ لوگ تو صرف بنیان اور تہ بند میں بھی نماز پڑھنے میں کوئی عیب نہیں جانتے۔ یہ اللہ کی عطا اور خود اللہ کی کس قدر بے قدری ہے۔

حق حج : حج کا حق یہ ہے کہ حج بارگاہِ خداوندِ عالم میں حاضر ہونا ہے اور گناہوں سے مغفرت و استغفار کی طرٹ سفر کرنا ہے، حج توبہ کی قبولیت کا وسیلہ ہے حج اُس اہم کام کو انجام دینے کا نام ہے کہ جو خدا نے تم پر واجب کیا ہے۔

(جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ: "جَعَلَ اللَّهُ الْحَجَّ تَشْبِيْدًا لِلدِّينِ" یعنی: "خداوندِ عالم نے دین کو مضبوط کرنے کے لیے حج قرار دیا ہے۔"

حق روزہ : روزہ کا حق یہ ہے کہ روزہ ایک پردہ سا ہے جو کہ آنکھ، کان، ناک، شکم، ہاتھ اور پاؤں پر پڑ جاتا ہے۔ یہ پردہ تم کو آتشِ جہنم سے نجات دلاتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اگر تم نے روزہ نہیں رکھا تو تم نے اپنے ہاتھوں سے اس پردے کو اٹھا دیا ہے۔ اور اب تمہارے اور آتشِ جہنم کے درمیان کوئی فاصلہ باقی نہیں رہا۔

حق صدقہ : صدقہ کا حق یہ ہے کہ جو چیز بھی صدقہ دیتے ہو وہ خدا کے پاس محفوظ ہے اور اس سلسلے میں کسی شاہد و گواہ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور جب تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا تو تم پوشیدہ طور سے زیادہ صدقہ دو گے یہ نسبت ظاہر یہ ظاہر صدقہ دینے کے۔

یقین رکھو کہ صدقہ دنیا میں آفتوں اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور آخرت میں آتشِ جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔ (صدقہ عمر کو بڑھاتا اور غضبِ الہی کو ٹھنڈا کرتا ہے)۔

☆ (حضور اکرم نے تین موقعوں پر جلدی کرنے کو

فرمایا ہے: (۱) عَجِّلُوا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْفُوتِ

(۲) عَجِّلُوا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ

(۳) عَجِّلُوا بِالصَّدَقَةِ قَبْلَ الْبَلَاءِ

یعنی (۱) نماز (کا وقت) فوت ہونے سے پہلے جلدی کر لو۔

(۲) مرنے سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔

(۳) مصیبت نازل ہونے سے پہلے صدقہ دینے میں جلدی کرو۔

اگر تم نے ان باتوں پر عمل کیا تو یہ جان لو کہ تمام فرشتے اس کی گواہی دیں گے کہ تم نے رضائے خدا کی خاطر علم حاصل کیا ہے نہ کہ دنیا (طلبی) کے لیے۔

حق شاگرد : شاگرد کا حق یہ ہے کہ خداوندِ عالم نے تم کو جو علم کی دولت عطا کی ہے، اور علم سے تم کو مالا مال کیا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر کوئی اہل مل جائے تو اس دولت کو اس تک پہنچا دو۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ لوگوں کو علم کی دولت سے آشنا کرتے وقت غم و غصہ کے بجائے نرمی اور تواضع سے کام لو۔ جس کے نتیجے میں خداوندِ عالم تمہارے لیے فضل و کرم کے دریچے منہ کھول دے گا۔ اگر تم نے اپنے علم سے دوسروں کو محروم رکھا تو خدا کے لیے سزاوار ہے کہ جتنا علم تمہارے پاس ہے اس کو بھی چھین لے اور تمہاری عزت کو ذلت کی خاک میں ملا دے۔

حق قربانی : قربانی کا حق یہ ہے کہ اُس کو خداوندِ عالم کا نام لے کر ذبح کرو، نہ کہ کسی اور کا۔ اور اس قربانی کے ذریعہ قیامت کے دن رضائے خدا کے علاوہ اور کچھ مت طلب کرو۔

حق استاد : استاد کا حق یہ ہے کہ اُس کا احترام کرو، اُس کے سامنے ادب سے بیٹھو، اُس کی باتوں کو غور سے سنو۔ اُس کے سامنے زیادہ زور سے کلام نہ کرو۔ اگر کسی نے تمہارے استاد سے کوئی سوال کیا ہے تو تم استاد سے پہلے اُس سوال کا جواب نہ دو۔ اُس کی موجودگی میں کسی اور سے گفتگو نہ کرو۔ اگر کوئی استاد کی بُرائی کرے تو استاد کی طرف سے اُس کا دفاع کرو، اُس کی بُرائیوں کی پردہ پوشی کرو۔ اُس کی اچھائیوں کو نشر کرو۔ استاد کے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔ اور اسی طرح استاد کے دوست کو دشمن نہ بناؤ۔

نہ ہونے دی۔ تمہارے واسطے راتوں کی نیند حرام کی (دن کا سکون برباد کیا) اپنے کو فنا کر دیا تاکہ تم باقی رہو، اور پل بڑھ کر تندرست و توانا ہو جاؤ تو کیا یہ سزاوار نہیں ہے کہ تم ہمیشہ اُس کا کہنا مانو (اُس کی نافرمانی سے اُس کی اذیت کا سبب نہ بنو)۔ اُس کا شکریہ ادا کرو۔ اُس سے نیکی کا بڑا ذکر کرو۔ لیکن یہ سب اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب توفیقِ الہی تمہارے شامل حال ہو جائے۔ (اس لیے تم اللہ سے توفیق طلب کرو۔)

حق پدر : والد کا حق یہ ہے کہ وہ تمہاری اصل و اساس (اور بنیاد) ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا تو تمہارا وجود بھی نہ ہوتا۔ لہذا اگر تمہیں کوئی نعمت ملے تو خیال رکھو کہ اس نعمت کی اصل و اساس وہ ہے اُس کے ساتھ احسان کرو اور اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتے رہو۔ (اللہ تعالیٰ نے والدین کے

حق زوجہ : زوجہ کا حق یہ ہے: (کیونکہ) خداوندِ عالم نے اُس کو تمہارے لیے سکون و اطمینان، اُس محبت کا ذریعہ قرار دیا ہے اور یہ ایک نعمتِ خدا ہے۔ لہذا تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم اُس کے ساتھ خوش رفتاری و خوش معا لگی اور حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ گرچہ تمہارا حق زوجہ پر واجب ہے لیکن شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ نیکی کا بڑا ذکر کرو۔

حق مادر : والدہ کا حق یہ ہے کہ کیونکہ: اُس نے تمہارا بار اٹھایا، جب کہ کوئی تمہارا بار نہ اٹھاتا تھا اُس نے اپنے خون سے تمہاری پرورش کی، جب کہ کوئی اس فداکاری کے لیے حاضر نہ تھا۔ خود بھوک پیاسی رہی مگر تم کو (بھوک و پیاس کی) تکلیف نہ ہونے دی، اُس کے اپنے پاس کپڑے نہیں تھے لیکن تم کو ہر قسم کی موسمی گرمی و سردی سے محفوظ رکھا۔ خود چلملاتی دھوپ میں جلتی بھنٹی رہی لیکن تم کو اذیت

حق فرزند: بیٹے کا حق یہ ہے کہ بس یہ خیال رکھو کہ تم اس کی اصل و اساس ہو اس کی سعادت و شقاوت (نیک ہونا یا بد بخت ہونا) تم سے والیتہ ہے۔ اس کی تربیت تمہارے ذمہ ہے۔ دین کی باتوں سے آشنا کرانا تمہارا فریضہ ہے۔ اچھے اور نیک کاموں میں اس کی مدد کرو تاکہ وہ باقاعدہ خدا کی عبادت کر سکے بس اتنا یاد رکھو کہ اگر تم نے اس کی اچھی تربیت کی تو تم کو اس کا اجر و ثواب (خدا کی بارگاہ سے) ملے گا، اور اگر اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا تو اس کا عذاب تمہاری گردن پر ہوگا۔ (کیونکہ تم نے اس کی تربیت صحیح طریقے پر نہیں کی، لیکن صحیح تربیت کے بعد اگر وہ غلط راہ برچلے گا اور تمہاری بات نہ مانے گا، تو وہ اپنے برائے اعمال کا ذمہ دار خود ہوگا اور اس کا عذاب خود اسی کی گردن پر ہوگا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ: "وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِنَّمَا يُبْلَغُنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيَاتٍ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۚ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝ (سُورَةُ نَبِیِّ اِسْرَآءِلِ آیَت ۲۳-۲۴) یعنی: "اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ سے نیکی کرنا۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں) تو (خبردار ان کے جواب میں) اُن تک نہ کہنا، اور نہ اُن کو جھڑکنا، اور (جو کچھ کہنا ہو تو) بہت ہی ادب و نرمی سے کہنا کرو۔ اور اُن کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (اُنکے لیے) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! بطرح انھوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی اسی طرح تو بھی اُن پر رحم فرما۔"

حق برادر : بھائی کا حق یہ ہے کہ وہ (کیونکہ)

تمہارا قوت بازو ہے، تمہارا وقار و عزت ہے
(اس لیے) اُس کو خدا کی معصیت کا ذریعہ قرار نہ

دو۔ دشمن کے مقابلہ میں اُس کی مدد کرو۔ ہمیشہ اُس

کے خیر خواہ بنے رہو۔ اگر وہ راہِ خدا میں قدم نہ اٹھائے

اور اُس کی عبادات میں مشغول نہ ہو تو اس صورت

میں خدا کو بزرگ و برتر سمجھو۔ (یعنی ایسا نہ

ہو کہ بھائی کی محبت تم کو گناہ میں ملوث کر دے)

حق محسن : ہم احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ

اُس کا شکریہ ادا کرو، اُس کے احسان کو ہمیشہ

یاد رکھو، اُس کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو، اُس کے لیے

بارگاہِ خداوندی میں خلوص سے دعا کیا کرو۔ خلوت

و جلوت میں اُس کے شکر گزار رہو اور اگر موقع مل

جاتے تو اُس کے احسان کا بدلہ احسان سے دو۔

(کیونکہ قرآن کا ارشاد ہے کہ: "هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ")

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا
أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ
ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ“
(سورۃ منافقون آیت ۹)

یعنی: "اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری

اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جنہوں نے

ایسا کیا پس وہی تو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ اولاد کے معاملہ میں اس قدر

منہمک نہ ہو جانا چاہیے کہ جس کی وجہ سے تمہارے

اپنے فرائض و نیّت میں ایسا خلل واقع ہو کہ وہ واجبات

تم سے تلف ہو جائیں کسی واجب ذریعہ کو ان کی

وجہ سے ضائع کر دیا التواء و لاپرواہی میں ڈالو۔

تو تمہارے لیے آخرت کے ثواب میں خسارہ اور نقصان

ہی ہوگا، جو نہ معلوم کتنا بڑا خسارہ ہو اور وہاں اس

امر پر کفِ افسوس ملنا پڑے گا۔ اِس اِس کام کو اپنا بڑا شغل

نہ بناؤ۔

لیکن اُس کو تمھاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے
اُس کی لغزشوں کو فراموش کر ڈالو۔ اُس کی اچھائیوں
کو یاد رکھو اور ہمیشہ اُس کے خیر خواہ رہو۔

حق ہمسایہ : بڑوسی کا حق یہ ہے کہ اُس کی عدم
موجودگی میں اُس کے حقوق کی رعایت کرو۔ اُس کی
موجودگی میں اُس کا احترام اور اُس کی مدد کرو۔ اُس کی
عیب جوئی مت کرو۔ اُس کے عیوب کی پردہ پوشی
کرو۔ اگر نصیحت کی اہلیت رکھتا ہو تو اُس کو نصیحت
کرو۔ سختیوں اور پریشانیوں میں اُس کا ساتھ مت
چھوڑو۔ لغزشوں سے درگزر کرو۔ اور اُس کے ساتھ
حسن سلوک سے پیش آؤ۔

حق دوست : دوست کا حق یہ ہے کہ عدل
انصاف اور جہربانی سے اُس سے گفتگو کرو، اور
جس طرح سے وہ تمھارا احترام کرتا ہے ویسا ہی تم
اُس کا احترام کرو۔ اور ایسا نہ ہونے دو کہ احترام

حق امام جماعت : امام جماعت کا حق یہ ہے کہ
وہ تمھارے اور خدا کے درمیان ایک وسیلہ اور
واسطہ ہے اور اس عظیم عہد کو اُس نے اپنے ذمہ
لے رکھا ہے۔ وہ تمھارا ترجمان ہے۔ وہ تمھارے لیے
دعائیں کرتا ہے، نہ کہ تم اُس کے لیے۔ اگر نماز میں کچھ
نقص اور کمی ہو تو وہ اُس کے ہی ذمہ ہے۔ اگر نماز
کامل ہو تو تم اُس میں برابر کے شریک ہو۔ لیکن اس کے
باوجود بھی اُس کو تمھارے اوپر کوئی فضیلت حاصل
نہیں ہے۔ اُس نے تمھاری جان کی اپنی جان کی
طرح اور تمھاری نماز کی اپنی نماز کے ساتھ حفاظت کی
ہے۔ اب تم پر جو چیز لازم ہے وہ یہ کہ تم اس کے
شکر گزار رہو۔

حق ہم نشین : ساتھی کا حق یہ ہے کہ اُس کے
ساتھ نرمی اور عدل و انصاف سے گفتگو کرو اور
بغیر اُس کی اجازت (و مشورہ) کے کہیں نہ جاؤ۔

کرنے میں وہ تم پر سبقت لے جاتے۔ اور جس طرح وہ تمھارے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے تم بھی اُسی طرح پیش آؤ۔ اور یہ دیکھو کہ اگر وہ کوئی گناہ کرنا چاہتا ہے تو اُس کو اُس سے باز رکھو۔ اُس کے لیے ابرِ رحمت بنے رہو اور عذاب کا باعث نہ ہو۔

حق شریک : شریک رکاحق یہ ہے کہ اُس کی عدم موجودگی میں اُس کی کفالت کرو اور موجودگی میں اُس کے حقوق کی رعایت کرو۔ اُس کے خلاف بات مت کرو۔ اُس کے مشورہ کے بغیر قدم مت اٹھاؤ۔ اُس کے مال کی حفاظت کرو۔ اُس کے حق میں ذرا بھی حیانت نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا ہمیشہ تمھارے ساتھ رہے تو تم ایک دوسرے کے حق میں (خیانت) حیانت نہ کرو۔

حق مال : مال کا حق یہ ہے کہ صرف حلال کے ذریعے حاصل کرو اور حلال کاموں میں ہی صرف کرو اور نا اہل کو

اپنے اوپر مقدم نہ کرو۔ مال کو اطاعت اور خوشنودی خدا میں صرف کرو۔ بخل سے کام نہ لو۔ کیونکہ اگر بخل سے کام لیا تو قیامت کے دن شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

حق قرض خواہ : قرض خواہ کا حق یہ ہے کہ اگر تمھارے پاس ہو تو بخل سے کام نہ لو، اور اگر نہ ہو تو حسنِ اخلاق سے پیش آؤ۔ نیکی اور نرمی سے اُس کا جواب دو۔

حق رفاقت : رفاقت کا حق یہ ہے کہ جو کوئی تمھارے ساتھ اٹھے بیٹھے اُس کو دھوکا مت دو اور خدا سے ڈرتے رہو۔

حق دشمن : دشمن کا حق یہ ہے کہ اگر تمھارے بارے میں کوئی بات کہے تو اگر سچی ہو تو تم خود اُس کے گواہ بنو، اُس کے حق کو ادا کرو، ظلم و ستم سے کام نہ لو، اور اگر اُس نے جوابات کہی ہے وہ درست نہیں، تب بھی اُس کے ساتھ خوش روی سے پیش آؤ اور ایسا کوئی اقدام نہ کرو کہ جس سے خدا ناراض ہو۔

حق تمھارا دشمن پر : تمھارا حق دشمن پر یہ ہے کہ تم نے اُس کے سلسلے میں جوابات کہی ہے اور وہ درست ہے تو اُس کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ اور اگر وہ بات درست نہیں ہے تو اپنی بات واپس لے لو اور بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرو۔

حق مُشیر : مشورہ دینے والے کا حق یہ ہے کہ اگر جانتے ہو اور علم رکھتے ہو تب تو اُس کی صحیح معنوں میں رہنمائی کرو۔ اور اگر علم نہیں رکھتے ہو تو مشورہ کرنے والے کو ایسے شخص کے پاس بھیج دو جو اُس مسئلہ کا صحیح علم رکھتا ہو۔

حق مشاور : مشورہ کرنے (مشورہ چاہنے) والے کا حق یہ ہے کہ اگر اُس کی رائے تمھاری رائے کے موافق نہیں ہے تو اُس کو بدنام نہ کرو، اور اگر تمھاری رائے کے موافق ہے تو اُس پر خد کا شکر ادا کرو۔

حق نصیحت خواہ : نصیحت چاہنے والے کا حق یہ ہے کہ اُس کو اچھی بات کی نصیحت کرو اور نصیحت کرتے

وقت مہربانی سے پیش آؤ۔

حق ناصح : نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے کہ تواضع و انکساری سے پیش آؤ، اُس کی بات کو غور سے سُنو۔ اگر اچھی بات کہہ رہا ہے تو خدا کا شکر ادا کرو۔ اور اگر صحیح بات نہیں کہہ رہا ہے تب بھی نرمی سے پیش آؤ۔ لیکن اُس کو بدنام نہ کرو۔

حق برادرِ کلال : بڑے بھائی کا حق یہ ہے کہ اُس کا احترام کرو، اس لیے کہ وہ تم سے عمر میں بڑا ہے اور اس بات کی عزت کرو کہ وہ تم سے پہلے اسلامی دائرے میں داخل ہوا ہے۔ اُس سے لڑائی جھگڑا نہ کرو اور اُس کے آگے آگے نہ چلو۔

✽ (امیر المومنین علیؑ نے فرمایا کہ بڑے کی عزت اس لیے بھی کرو کہ اُس کی عمر تم سے زیادہ ہے تو اُس نے تم سے زیادہ نیکیاں کی ہونگی۔

چھوٹے کی عزت اس لیے کرو کہ اُس کی عمر تم سے

کم ہے اس لیے اُس نے گناہ تم سے کم کیے ہونگے۔
 اور برابر والے کی عزت اس لیے کرو کہ اُس نے فلاح
 گناہ نہیں کیا ہوگا جو میں نے کیا ہے اور اُس نے
 نیکیوں میں مجھ پر سبقت کی ہوگی۔
حق برادرِ خورد : چھوٹے بھائی کا حق یہ ہے کہ اُس کو
 پڑھاتے وقت یا کوئی چیز دیتے وقت مہربانی سے پیش
 آؤ۔ اُس کے عیب کو چھپاؤ، اچھے کاموں میں اُس
 کی مدد کرو (اور اُس کی بُرائیوں سے درگزر کرو۔)
حق سائل : سوال کرنے والے کا حق یہ ہے کہ حق
 اُس کو ضرورت ہو اتنا اُس کو عطا کر دو۔ اور اگر اتنی
 استطاعت نہیں رکھتے تو نہایت عمدہ طریقے سے
 اُس سے معذرت کر لو۔ سائل کو جھڑکی مت دو، یا
 دھکے دے کر گھر سے نہ نکالو۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
 ”وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرْهُ“ (الضحیٰ آیت ۱۸)
 یعنی: ”اور سائل کو نہ جھڑک دو۔“)

حق مسئول : جس سے سوال کیا جائے اُس کا حق
 یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی چیز دے تو اُس کا شکریہ ادا
 کرو، اُس کے لیے دعا کرو۔ اور اگر تم سے معذرت
 چاہے تو اُس کے عذر کو قبول کر لو۔ (بُرائیوں سے روکو کہ
 اُس نے سوال پورا کیوں نہیں کیا۔)
حق خوش کنندہ : جس نے تم کو خوش کیا ہو اُس کا
 حق یہ ہے کہ اگر اُس نے تم کو خدا کے لیے خوش کیا
 ہے تو پہلے خدا کا، اُس کے بعد اُس کا شکریہ ادا کرو۔
حق بد سائل : جس نے تمھارے ساتھ بُرا سلوک کیا
 ہو اُس کا حق یہ ہے کہ اُس کو معاف کر دو لیکن اگر یہ
 جانے ہو کہ تمھارے معاف کر دینے سے وہ اور زیادہ
 بد سلوک کرے گا تو اُس کو مناسب سزا دو۔ کیونکہ:
 خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ:

”وَلَمَنِ اتَّقَصَّرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ
 مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ“ (سورۃ شوریٰ آیت ۴۰)

طالب دعا: سید حسن علی نقوی

التماس

مندرجہ ذیل مرحومین کی رُوح کو ایصالِ ثواب کے لئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ تین مرتبہ سورہ اخلاص اور اول و آخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ والہ الطین پر صلوٰۃ پڑھ کر اس کا ثواب ان مرحومین کی رُوح کو بخش دیں۔

مشکرم
الحاج سید غلام نقی رضوی
مینجنگ ٹرسٹی

- ۱۔ مرحوم ظفر احسن ابن مظفر علی
- ۲۔ مرحومہ مبینہ خاتون بنت اولاد حسن
- ۳۔ مرحوم شجر حسن ابن ظفر احسن
- ۴۔ مرحوم حیدر شاہ ابن ظفر احسن
- ۵۔ مرحوم سید نشہ تقی ابن مولوی سید علی نقی
- ۶۔ مرحومہ فاطمہ زہرا بنت سید صفدر علی

یعنی: (جس پر ظلم کیا گیا ہے اگر وہ ظالم سے انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔)

حق برادرِ دینی: یہ ہے کہ اُس کیلئے سلامتی کی دعا کرو اگر وہ کسی بُرائی میں مُلوٹ ہے تو اُس سے نرمی سے پیش آؤ، اُس کی اصلاح کی فکر کرو! اچھے لوگوں کے حق میں شکر گزار رہو! ان کو اُکلیف دو۔ جو چیز تم اپنے لیے چاہتے ہو وہی اُن کے لیے بھی چاہو اور جو چیز تم اپنے لیے ناپسند کرو، وہ اُن کیلئے بھی پسند نہ کرو۔ بوڑھوں کے ساتھ باپ جیسا، بوڑھی عورتوں کے ساتھ ماں جیسا، جوانوں کے ساتھ بھائی جیسا، چھوٹوں کے ساتھ فرزند جیسا سلوک کرو۔

حق کُفار: جو اسلام کی پناہ میں ہیں: یہ ہے کہ جو چیز خدا اُن سے چاہتا ہے وہی تم بھی اُن سے چاہو، اور جب تک وہ وفادار بنے رہیں تم بھی وفاداری سے پیش آؤ اور ظلم و ستم روا نہ رکھو۔

خدایا بحق محمد و آل محمد: ہم سب کو ان سب حقوق پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہنا کہ تیری رضا حاصل ہو سکے۔

(حق محمد و آل محمد: یہ ہے کہ اُن پر کثرت سے درود بھیجو۔
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ *)

Hassan

naqviz@live.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas